© rasailojaraid.com

رنگِ سخن

پروفیسر محمد اکرام تائب

ہم کو ناکردہ گناہوں کی سزائیں دے گیا
موسمِ گرمابیں لو ہے کی قبائیں دے گیا
شہر والوں کو تو بخشے ہیں ہزاروں آفتاب
گاؤں والوں کو مگر کالی گھٹائیں دے گیا
اُس کے کاخ وکو میں ہیں رقصاں بہاریں چارسُو
جو ہمیں اُجڑی ہوئی غمگیں فضائیں دے گیا
دس روپے لے کر کوئی دیتا نہ اتنی گالیاں
اک اٹھنی لے کے وہ جتنی دعائیں دے گیا
اُس نے جو منگوائی تھیں کل آپریشن کے لئے
ڈاکٹر اسٹور پر آکر دوائیں دے گیا
چور بازاری ، سمگلنگ ، جھوٹ ، نفرت اور فریب
جانے والا وقت یہ کیا کیا بلائیں دے گیا

اُس پری پیکر کے چہرے سے نگاہیں موڑ کر
دامنِ دل کھینچتے بچوں کے دل کو توڑ کر
گھر سے چل نکلا ہوں میں تائب تلاشِ رزق میں
اپنے پیچھے دوڑتی بیٹی کو روتا چھوڑ کر

© rasailojaraid.com